مجید لاہوری

رمضان المبارک

ہوٹلوں میں چھپ کے پھر کھانے کا موسم آ گیا
سارا دن روزے کو بہلانے کا موسم آ گیا
پھر مری اور کوئٹے جانے کا موسم آ گیا
لیڈروں کے "نُور" فرمانے کا موسم آ گیا
آ گیا پھر برف کا بھاؤ بڑھا دینے کا دَور
"چور بازاری" کو چمکانے کا موسم آ گیا
گھی بنے گا تیل سے، پانی سے بن جائیگا دُودھ
صنعتوں کو اَوج پر لانے کا موسم آ گیا
دن کو چائے لنچ بھی، سگریٹ بھی، لیکن شام کو
دعوتِ افطار میں جانے کا موسم آ گیا

○

ہوٹلوں میں چھپ کے کھانے کا زمانہ آ گیا
پھر گناہوں کو چھپانے کا زمانہ آ گیا
دُودھ میں پانی ملانے کا زمانہ آ گیا
تیل کو پھر گھی بنانے کا زمانہ آ گیا
بلیک میں پیسہ کمانے کا زمانہ آ گیا
بختِ خُفتہ کو جگانے کا زمانہ آ گیا
مسجدوں میں لوگ ہو جائیں گے مصروفِ نماز
شیخ کے جوتا چُرانے کا زمانہ آ گیا
عید ہے اب مولوی گل شیر خاں کی عید ہے
مُرغ اور حلوہ اڑانے کا زمانہ آ گیا
بند ہوں گے اک مہینہ کے لئے سب میکدے
چائے پینے اور پلانے کا زمانہ آ گیا
تو کراچی میں ابھی تک جم کے بیٹھا ہے مجیدؔ
"ایبٹ آباد" جانے کا زمانہ آ گیا

○

عید مبارک

"نیک فطرت" روزہ داروں کو مبارک عید ہو
"پاک طینت" کالے چوروں کو مبارک عید ہو
ہو مبارک ان کو جو کرتے رہے ہیں صبح و شام
ہوٹلوں پر "مرغ و بریانی" سے دیں کا احترام
ہو مبارک ان کو جو روزے کو بہلاتے رہے
ٹھیک انگلش وقت پر "لنچ اور ڈنر" کھاتے رہے
ہو مبارک ان کو "جو رمضان کے بیمار" تھے
جو دن کو روزہ خور تھے اور شب کو روزہ دار تھے
مستحق ہیں بالیقیں وہ بھی مبارک باد کے
جو مسافر تھے "مری" اور "ایبٹ آباد" کے
اور وہ مردِ قلندر وہ "چرس افروز خاں!"
چھپ کے جو پیتا رہا بیت الخلا میں بیڑیاں
مستحق ہے عید پر وہ بھی مبارک باد کا
خوب چمکایا "چلم" سے اس نے نام اَجداد کا
ہیں مبارک باد کے قابل وہ سب "اللہ کے شیر"
بیچتے تھے شام جو برف بارہ آنے سیر
ہو مبارک ان کو بھی کی ہے جنھوں نے برملا
دودھ میں پانی ملا کر "خدمتِ خلقِ خدا"
ہیں یقیناً مستحق وہ بھی مبارک باد کے
گھی بنایا ہے جنھوں نے کوکونٹ کے تیل سے
"نیک فطرت" روزہ خوروں کو مبارک عید ہو
"پاک طینت" کالے چوروں کو مبارک عید ہو